

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۷۔ نومبر ۱۹۱۳ء | نمبر ۴۵

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۱پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب	ار
اُردو کی دوسری کتاب	۲و۳ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر
دیہاتی سوال وجواب	۱پائی
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اردو حروف	۱پائی
" سوال وجواب رومن اُردو	۱پائی
" سوال وجواب گورمکھی	۱پائی
شبد وغزلیں اُردو	ار
شبد وغزلیں گورمکھی	ار
سوالات متی کی انجیل پر	

سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	
سوالات لوقا کی انجیل پر "	ار
سوالات یوحنا کی انجیل پر "	ار
زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر
گورمکھی قاعدہ	۳پائی
اسلام میں مسیح اُردو	۱۰ر
خدائے اسلام	۲ر
ینابیع القرآن	۳ر
الکفارہ	۸ر
بائبل یا قرآن	۱۰ر
مسیح ابن اللہ	۲ر
اشمار شیریں	۳ر
میزان الحق	۴ر
طریق الحیات	۲ر
کشف القرآن	۶ر

عقاید اسلامیہ	۱۰ر
ینابیع الاسلام	۸ر
ہدایت المسلمین	۸ر
تحقیق الایمان	۴ر
تواریخ محمدی	۴ر
تعلیم محمدی	۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
ستیارتھہ پرکاش درپن اُردو	۸ر
سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
حل مشکلات حصہ اوّل اُردو	۲ر
تحقیق بائبل	۴ر
طالبان حق	۹ر
تواریخ بائبل	۸ر
حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادوں کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے بتاتی ہے بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید ہے قیمت ۴ر دو ۶ر ۸ر +

صحت جسمی } من تصنیف قاضی میر محمد کونبھی - فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۱۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری نگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو - ہیٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو و رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر اُردو ۸ر اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویں گی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صہ، ہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۸ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۲ر +

دائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۴ر فارسی اُردو ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمار داران } یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددگار ہووے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھر نہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت عہ یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں +

۱ - بھگیل سنگھ نمبردار - ۲ - امبادی ٹوکری - ۳ - سدیپک چین - ۴ - پھرکی - ۵ - میں رمدا پھرداہاں - ۶ - ایک گتی دی کتھا - ذات وران ۸ - سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن جو اردو ۸ر + شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر

راجنس کروسو ۱۲ر + طیطس رفیق صلیب ۶ر

طلائی شمعدان ۴ر + تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر

مارکو پولو کا سفرنامہ ۸ر + مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۱ر

روح سے معمور زندگی ۴ر + القاب مسیح

طریق دعا ۴ر + بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر +

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۷ - نومبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

۱- گلدستہ اخبار صفحہ ۳
۲- تار برقیات ۴
۳- کلیسائی خبریں ۴
(۴) مسیح کے ذبح وغیرہ وغیرہ ایڈیٹر ۵
(۵) ہمارے خداوند کی تاریخی ہستی مسٹر جے آر اے صفحہ
(۶) تعلیم کفارہ پادری غلام مسیح ۱۰
(۷) وفات حسرت آیات مسٹر ٹی ریل ۱۲
(۸) ریویو مسٹر جے ایم غلام مسیح ۱۳
(۹) اشتہارات ۱۴

گلدستہ اخبار

ہز ہائینس مہاراجہ و مہارانی کوچ بہار ۴ نومبر کو کلکتہ پہونچے۔

پنجاب یونیورسٹی کا جلسہ عطائے اسناد ۲۳ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اسناد حاصل کرنے والے طلبا ۲۲ دسمبر کو یونیورسٹی ہال میں حاضر ہو کر ہدایات حاصل کریں۔

بمبئی کے ایک کھاتے کے سوداگر نے دیوالہ نکالا ایک کروڑ قرض۔ مسٹر گوردھن داس اور ہرجی کی فرموں کو تین لاکھ خسارہ برداشت کرنا پڑا۔ مسٹر شیخ عبد الرحمن بمبئی کے متمول سوداگر کو عدالت نے دیوالیہ قرار دیا۔ کروڑ قرض۔

ہندوستان بنک ملتان کرمیلز بنک کے نقش قدم پر از سر نو قائم کرنے کی تجویز پاس ہوگئی ہے۔

نواب صاحب مالیرکوٹلہ نے انسداد تمباکو کا قانون اپنی ریاست میں جاری فرمایا ہے۔

جالندھر میں رڈرمل شیودیال نامی مشہور ساہوکار کی کوٹھی نے دیوالہ نکالدیا۔

پنجاب یونیورسٹی کے پولیٹکل سائنس لکچر ہر جمعہ کو ۶ بجے شام کے فورمن کرسچن کالج لاہور میں ہوا کرینگے۔ طلبا بی۔ اے آنرز ہی کی ان میں حاضری اختیاری ہوگی۔ مگر ایم۔ اے والوں کو لازمی۔

میسور میں ابتدائی تعلیم کے جدید ضابطہ کی مہاراجہ صاحب نے منظوری دیدی۔ اب وہاں یہ تعلیم مفت اور لازمی ہوگی

صاحب ڈوائرکٹر سررشتہ تعلیم و شیخ عمر الدین صاحب ایم۔ اے۔ انسپکٹر مدارس صوبہ ہذا کی طرف سے صیغہ تعلیم کی تحقیقات کے متعلق سروس کمیشن کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

لاہور بنک کے کاغذ گودام میں ۳۱ اکتوبر کی رات کو آگ لگ گئی۔ اگلے روز دوپہر کے بعد تک بھی نہ بجھائی جاسکی گودام میں ہزارہا روپیہ کا کاغذ بھرا ہوا تھا۔

پنجاب کے برٹش اضلاع میں پندرہ لاکھ پانچ ہزار ۸ سو ایکڑ اراضی میں روئی بوئی گئی ہے۔

ٹراونکور کے عیسائی باشندے جدید ٹیکسوں کے خلاف جوش ظاہر کررہے ہیں۔

اڑیسہ کے میڈیکل سکولوں کے ۱۱۸ طلبا نے مدرسہ میں جانا بند کردیا۔ وجہ یہ کہ کسی متعلم نے شکایت کی کہ فلاں طالب علم نے میری ہتک کی ہے۔ اور اس ہتک پر اسے نکالدیا گیا۔ سپرنٹنڈنٹ نے اپنا حکم بدل دیا۔ صرف ۳ ماہ معطل کیا۔ اسلئے لڑکے آگئے۔

انڈین جنرل سٹیم نیویگیشن کا ایک جہاز کلکتہ سے مال لاد کر جاتا ہوا اسندربن کے پاس غرق ہوگیا۔ نقصان سخت ہوا۔

جنوبی مالابار میں سخت پانی برسا۔

دسہرہ کے موقعہ پر سکیت میں جو بکرے ذبح کئے جاتے تھے مہاراجہ نے وہ رسم موقوف کردی۔

کابل میں جو خاندان سیاہ چادر تھے۔ وہ امیر نے منسوخ کئے۔ اور ان کی بجائے قید کا حکم دیا۔

برٹش کولمبیا میں کان کنوں نے پچھلے دنوں جو فساد کیا تھا۔ اس کی پاداش میں ۵ شخصوں کو دو دو سال کی سزا ہوئی ہے۔ ۲۳ کو ایک ایک سال اور ۲۰ پونڈ جرمانہ۔ ۱۱ کو ۳ ماہ قید اور ۱۰ پونڈ جرمانہ۔ باقی ملزم ابھی حراست میں رہینگے۔ ان کی تحقیقات دسمبر میں کی جائے گی۔

حادثہ ڈراسن واقعہ نیو میکسیکو میں کوئلہ کی ایک کان میں آگ لگی ۲۸۴ آدمی زندہ درگور ہوگئے تھے۔ ۶ کی لاشیں مدبیں سے نکالی گئیں۔ اور کل ۲۲ جانبر ہوسکے۔

ایشیائی قانون جاری ہونے کو ہے جس کے رو سے ہر ایک ایشیائی باشندہ کو ایک پونڈ سالانہ ادا کرنا پڑیگا اور نوواردوں کو تین سال تک ۴ پونڈ سالانہ۔ بعد ازاں وہی ایک پونڈ سالانہ۔

تار برقیات

۳۰ اکتوبر لندن۔ سر جیمز مسٹن نے کونسل آف انڈیا سے استعفا دیدیا ہے۔

بعد کی خبر ہے کہ سر جیمز برنس نے جو انڈیا کونسل سے استعفا دیا ہے۔ وہ اپنی بیماری کی وجوہات سے دیا ہے۔ لارڈ کریو نے اس کا استعفا بڑی رنجیدگی اور افسوس سے قبول کیا۔

۳۰ اکتوبر ملبورن۔ آسٹریلین گورنمنٹ کو جو شکست ہوئی ہے وہ انکے ایک دستور کو ہوئی ہے۔ اور بہت سخت نہ تھی۔

۳۰ اکتوبر ڈربن۔ جنوبی افریقہ کے مالکان کوئلہ کی کان نے کل ہندوستانی ہڑتالیوں کو کہدیا ہے کہ اگر تم فوراً کام پر واپس نہ آؤ گے تو تم کو سزا ملیگی۔ اس پر ہندوستانیوں نے سختی سے جواب دیا۔ کان کے مالکوں نے یہ فیصلہ کر دیا کہ رسد جو اُن کو ملا کرتی تھی وہ بند کر دیجائے۔ اور ان کو فوراً گرفتار کیا جائے گبرس کی کان کے ہندوستانی جو ملکرسٹ کو جا رہے تھے واپس آگئے ہیں۔ کیونکہ ہندوستانی پاتریوں کے محافظین نے اُن کو ترغیب دی تھی۔

۳۰ اکتوبر لندن۔ لارڈ ریڈیل کے چھوٹے بیٹے آنریبل جان فریمن مشفورڈ کی شادی جرمن کے معزول بادشاہ زیڈیونڈ فل کی بیٹی اینی کے ساتھ ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

۳۰ اکتوبر واشنگٹن۔ مسٹر برائن نے علانیہ تمام یوروپین گورنمنٹوں سے درخواست کی ہے کہ تاوقتیکہ یونائیٹڈ سٹیٹس اپنی روش میکسیکو کے بارے میں معین نہ کرے تب تک وہ اس کی بابت کسی قسم کا فیصلہ نہ کریں۔ وجوہات موجود ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس پریذیڈنٹ ہورٹا کو پولٹکس سے علیحدہ کرینگے اور انتخاب کے لئے کانسٹیٹیوشنلوں سے خط و کتابت کرینگے۔

۳۰ اکتوبر لندن۔ گذشتہ رات ایک ضیافت کے اندر سر جان جارڈن نے تقریر کرتے ہوئے یوآن شیکائی کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ وہ بڑا بھاری مدبر ہے جس نے اپنے ملک کی لاثانی خدمات کی تھیں۔ سر جان جارڈن یقین کرتا ہے کہ جب تک صوبجات سنٹرل گورنمنٹ کے احسان مند نہ ہونگے تب تک مضبوط متحدہ چین کو دیکھنے کی بہت کم امید ہے۔ جو برٹش پالیسی کا عین مدعا ہے۔

۳۰ اکتوبر قسطنطنیہ۔ ترکی صلح کرنے والی کونسل کو اوقاف کی بابت سمجھوتہ کی یونان کی طرف سے کوئی ہدایت نہیں ملی۔ یونانی حلقوں میں منتیوں کے التوا کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ اوقاف کی بابت ترکی لوگ تازہ رعایات چاہینگے۔ ایسے صلح کا نتیجہ نکلنے میں کم از کم چند روز کی اور دیر ہو جائے گی۔

۳۰ اکتوبر میونخ۔ بویرین وائیٹ نے کثرت رائے سے یہ پاس کر دیا ہے کہ شاہی مرتبہ نائب السلطنت کو دیا جاوے

۳۰ اکتوبر لندن۔ مسٹر رابرٹ منرو ایم۔ پی لارڈ ایڈوکیٹ مقرر ہوئے ہیں۔

۳۰ اکتوبر الہ آباد۔ برلن میں عام خبر ہے کہ برطانیہ نے تین اور ہوائی جہاز تیار کرنے کا حکم دیا ہو۔ ایک اور خبر ہے کہ مسٹر چرچل بہت جلد دس لاکھ پونڈ خرچ کرنیکا انتظام کر رہے ہیں۔ تاکہ ہوائی جہاز تیار ہوں

۳۰ اکتوبر لندن۔ مسٹر بونر لا نے آج نیو کاسل میں مختصر سی تقریر کی۔ جس میں اُس نے زور دیا کہ کنسرویٹیوں میں اتحاد اور نمک حلالی ضرور ہونی چاہئے۔ اور یہ بھی کہا کہ وہ ایسے دعوے کرنے میں جن کو وہ ایفا نہ کر سکینگے۔ ممبروں کے ساتھ عہد نامہ ہرگز نہ کرینگے۔ اور کہ کنسرویٹیو لوگ ایک قومی پارٹی ہیں اور وہ عوام الناس کی حالت کو بلند بنانا چاہتے ہیں۔

یکم نومبر لندن۔ فرانسیسی ہوا پرواز مسٹر ڈنکروٹ بڑی مشکلات کا سامنا کرنے اور جگہ جگہ ٹھہرنے کے بعد آخر کار وائینا میں پہونچ گیا ہے۔

کلیسیائی خبریں

سی ایم۔ ایس گزٹ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹرپ سٹیٹس واقعہ افریقہ میں مسیحیت کی طرف بڑی تحریک ہو رہی ہے اور بنڈا کے برٹش ریذیڈنٹ نے اصحاب پر زور دیا ہے کہ انکے لئے اُستاد بھیجے جائیں۔

مقام زربیہ واقعہ شمالی نیگریا کے مسلمانوں نے بڑے زور سے مسیحی اُستادوں اور علم ادب کی مانگ کی ہے۔ اور اسی طرح بہت سے بت پرست جنسوں نے اُستادوں کی درخواست کی ہے۔

جاپان میں اس وقت ایک کروڑ گھرانے ہیں جہاں بائیبل کی سخت ضرورت ہے۔ اور کام کرنے والی جو سُنٹیں وہاں ہیں اُنہوں نے بھی کتابوں کی درخواست کی ہے۔ اور وعدہ کیا ہے کہ ہم وہ کتابیں دیہات میں تقسیم کریں گے چنانچہ اُس کے مطابق کتابیں ان کو دی گئیں۔ اور انہوں نے ایک لاکھ ۳۰ ہزار انجیلیں اور ان کے حصے تقسیم کر ڈالے۔

چینی مسیحی کلیسیا نے اپنے ہی زیر انتظام ہانگ کانگ میں ایک انگلو چائنز سکول کھولا ہے۔ اور اُس کا خرچ بھی اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ ہم آزاد ہیں۔

ہانگ کانگ میں وہاں کی گورنمنٹ پبلک انسٹرکشن کے ڈائرکٹر کے ساتھ مشورہ کر رہی ہے کہ کسی نہ کسی بہتر طریق سے وہاں کے گورنمنٹ مدرسوں میں بائیبل کی تعلیم شروع کی جاوے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کے لئے فتح

دعا اور کام یہ دو بڑے ضروری اور مفید اجزا مسیحی فتح مندی کے ہیں۔ دنیا میں جو کامیابی اور خاصکر مشنوں کی کامیابی جو نظر آتی ہے وہ ان ہی دو باتوں کا نتیجہ ہے ہر ایک مسیحی اس کا اپنے اندر تجربہ رکھتا ہے اور بہت سی مثالیں تاریخ کلیسیا میں اس امر کی موجود ہیں قطع نظر ان کے تازہ اور ہندوستان کی مثال حسب ذیل ہے کہ

ایم۔ ای مشن کے پادری صاحب ای۔ ای پارکر اس کام کی رپورٹ دیتے ہوئے جو گجرات کے نیچ ذاتوں کے اندر مشن کا ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اور دیگر منادوں نے بہت سی دعائیں کیں اور ایک گاؤں کو روانہ ہو گئے جہاں کے لئے یہ مقرر کیا گیا تھا کہ صرف یوحنا ۳: ۱۶ ہی پر منادی کی جائے اور اس وقت تک برابر منادی ہوتی رہے جب تک کہ کوئی نہ کوئی اسی آیت کو حفظ کر لے اور بپتسمہ پائے۔ نتیجہ ان کا یہ ہوا کہ جن لوگوں نے یہ آیت سیکھ لی انہوں نے وہی آیت دوسروں کو سکھائی۔ اور سارا گاؤں خدا کے آگے سرنگوں ہو گیا اور مسیح کے پیچھے چلنے لگے۔ یہی تجویز ایک اور گاؤں کے لئے مقرر کی گئی اور اس کے لئے ایک اور آیت معین کی گئی جس پر اس جگہ منادی کی جائے اور وہاں بھی یہی نتیجہ برآمد ہوا۔

کلام اور کام اور دعا میں کیسی تاثیر ہے! یکدلی نیک نیتی اور جوش قلب کی کیسی ضرورت ہے!! خداوند مسیح کے نام سے خدا سے دعا مانگنے میں خداوند مسیح اور خدا کی کیسی وعدہ وفائی اور صادق القولی نمایاں ہے!! ساری باتوں کے لئے سب سے بالا ایمان اور پوری محبت اور کامل الفت کی اشد ضرورت ہے۔ تب فتح یقینی ہوتی ہے۔ ان باتوں کے بغیر کام کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ خدائی برکت کام پر ہرگز نہیں ہوتی۔

ہمارے دیانندی نوٹوں پر بھارت کا معقول جواب

ناظرین اخبار نور افشاں کو معلوم ہوگا کہ چند عرصہ سے نور افشاں میں ہمارے دیانندی بھائیوں کے عقیدوں اور تواریخوں اور بیہودہ کاموں کی بابت ہم اکثر نوٹ شائع کرتے رہے ہیں۔ جن کو ہم محض نیک نیتی سے ان کی اصلاح اور بہتری کے لئے درج کرتے ہیں کسی قسم کی ہم نے فحش باتیں کسی کی بابت درج نہیں کیں۔ کیونکہ تہذیب اور مذہب اور سرکاری قانون ایسے ارتکاب کے مانع ہیں بلکہ ضمیر بھی ایسی حرکت گوارا نہیں کر سکتی۔ ہمارے دیانندی آریہ بھائیوں نے ان کا آج تک کچھ جواب نہیں دیا۔ مگر اب ہمارا معزز ہمعصر بھارت جواب دینے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ جو تاثیر ہمارے نوٹوں سے اس پر ہوئی۔ اور جس قسم کا جواب ہمارا ہمعصر دینا چاہتا ہے۔ اور جو سپرٹ اس میں جوش زن ہے وہ اس کے ۲۸ اکتوبر کے پرچہ کے ایک نوٹ سے ظاہر ہے۔ عنوان نوٹ کا یہ ہے "نور افشاں لودیانہ اپنی پوزیشن پر غور کرے"۔ اور ایڈیٹوریل نوٹ کا یہ ہے۔ انہیں کے الفاظ ہیں

"یہ درست ہے کہ ہم مسیح کو پیغمبر اور اوتار نہیں مانتے بلکہ ایک شریف انسان کہتے ہیں۔ اور ہم نے کبھی فضول طور پر اپنے اخبار کے کالموں میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ مگر نور افشاں لودیانہ کا عیسائی اخبار آجکل بڑا آپے سے باہر ہو رہا ہے۔ ہر ہفتہ اس کے کالموں میں آریہ سماجیوں اور رشی دیانند کو فحش سے فحش گالیاں دی جاتی ہیں۔ ہم نور افشاں کے ایڈیٹر کی توجہ اس امر کی طرف بڑے زور سے مبذول کرتے ہیں۔ اگر وہ اپنے رویہ میں تبدیلی کریں تو اچھا ہے۔ ورنہ جب ہم نے انجیل اور بائیبل میں سے .... کے حالات پر حاشیہ چڑھانا شروع کر دیا تو ان کو اگلا پچھلا سب بھول جائیگا۔ وہ شرافت سے کام لیں اور چھیڑ کر بازی کو چھوڑ دیں آخر ہمارے ہاتھ میں بھی قلم ہے۔"

جن فقرات پر ہم نے خط کھینچا ہے وہ قابل غور ہیں۔ کیا ناظرین بتا سکتے ہیں کہ ہم نے ایسا کیا ہے۔ کن سے جملوں سے "فحش سے فحش گالیاں" اور "چھیڑ کر بازیاں" نظر آتی ہیں۔ ایڈیٹر صاحب کہتے ہیں کہ "...... کے حالات پر حاشیہ چڑھانا شروع کر دیا" تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ "فحش سے فحش گالیاں" دینگے۔ اور "چھیڑ کر بازی" کرینگے۔ یہ ہمارے ہمعصر کا جواب ہے۔ صاحب تدبر کریں جو کچھ ہم لکھتے رہے اور لکھینگے وہ سب ہم نے واقعات کی اور ان کی تحریرات کی بنا پر لکھا ہے اور لکھیں گے۔ اس کا جواب واقعات اور اپنی ہی تحریرات و کتب سے دیں اور اس کی تردید کریں۔ مگر افسوس وہ ایسا کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ "فحش سے فحش گالیاں" دینا چاہتے ہیں۔ اور "چھیڑ کر بازی" کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ ہم ان "فحش سے فحش گالیوں" اور "چھیڑ کر بازیوں" کا کچھ بھی نوٹس نہ لینگے۔ خواہ وہ کتنا ہی لکھیں ہم اس کی ذرا بھی پرواہ نہ کریں گے۔ یہ سمجھ کے کہ وہ سب چھیڑ کر بازیاں ہی ہیں۔ ہاں البتہ تحقیقی جواب دینگے اور بڑی خوشی سے۔ غالباً آپکی قلم بھی ایسی ہی چھیڑ کر باز ہوگی۔

---

۱۴۳ برس کا کیلاس نواسی مسیحی مہرشی

پرکاش لاہور کے ...... کے پرچہ میں "۱۴۳ برس کا کیلاس نواسی بڈھا" کے عنوان کے نیچے کسی آریہ مہاتما نے سنت رام گوپال کے ایک خط کا جواب درج ہے جو مہاتما سندر سنگھ مسیحی فقیر نے ۱۴۳ برس کے کیلاس نواسی مسیحی رشی مہرشی جی کے بارے میں لکھا تھا۔ ہم اس کی نقل اپنے پاٹھکوں کے لابھ کے لئے درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسیحی رشی گورو نانک صاحب اور اکبر بادشاہ کا ہمعصر تھا۔ اور یہ تینوں ایک ہی پادری کے ہاتھ سے بپتسمہ یافتہ تھے۔ گورو نانک اور اکبر دونوں مسیحی تھے۔ اگر ان کی تعلیمات کا مقابلہ اس بیان کے ساتھ کیا جائے۔ تو اس امر کی اور زیادہ تصدیق ہو جاتی ہے۔ مگر سنگت ان دونوں بزرگوں کی مسیحیت کی بابت مختلف ہے لیکن بہتوں میں ایک گونہ موافقت پائی جاتی ہے۔ خیر یہ تو ایک لمبا مضمون ہوگا۔ اس کو کسی اور

وقت کے لئے رکھ کر ہم خط کی نقل درج کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے "مجھے یہ بزرگ رشی کیلاش کے مشرقی جانب آنکھیں بند کئے ہوئے دعا میں مشغول ملا۔ اس کا قد معمولی آدمی کا ہے۔ عمر ۲۴۱ سال کی ہے۔ سوائے چمڑے کے لنگوٹے کے اس کی اوپر پوشاک کچھ نہیں رنگ بباعث سردی بالکل سیاہ اور چہرہ سخت ہو گیا ہے۔ وہ اپنا نام بتانا نہیں چاہتا گو میں نے بار بار دریافت کیا۔ اس کا جواب یہ تھا۔ نام میں کیا ہے اور اب میں نہیں بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور اگر نام ہے تو یہی ہے اور بس۔ اس کی پیدائش شہر اسکندریہ (مصر کا پرانا شہر) کی ہے۔ اس کا مذہب عیسائی دھرم ہے جس پادری نے اس کو بپتسمہ دیا اُس پادری نے ہندوستان کے علاوہ ہیں گو رزاک صاحب کو بپتسمہ دیا۔ اور اکبر کو بھی اور اس کے پاس ایک یونانی زبان کی انجیل ہے جو کہ چمڑے کے ورق پر لکھی ہے۔ اس کی خوراک ایک قسم کی بوٹی ہے جس کو برفانی جھاڑو دریچہ کھا کر کئی ہفتہ بھوکے نہیں ہوتے۔ مگر طاقت قائم رہتی ہے اور روزانہ کا روبار انجیل کی تلاوت۔ دعا اور مقدسوں سے رفاقت رکھتا ہے۔ ۲۰۹ برس سے کیلاس میں ہے۔ اور کل دنیا کا دورہ کرنے سے پہلے ہی وہ اس گپھا کو دیکھ گیا تھا جس میں دورہ کے بعد سکونت نشیں ہوا۔ موسم سرما میں استعمال کرنے کے لئے بھی اس کے پاس ایک گرم تاثیر کی بوٹی ہے جس سے وہ آسانی سے سردی برداشت کر لیتا ہے۔ وہ برف میں کیلاش کے مشرقی جانب گنگوتری سے جھیل مانسرور کو جاتے ہوئے مغرب کی طرف رہتا ہے۔ مگر وہاں جانے کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ آبادی سے وہ جھیل کے قریب جگہ زیادہ فاصلے پر رہتا ہے۔ کئی ایک ندیوں اور نالوں کو عبور کرتے ہوئے نیز ایک پہاڑ کو جو بہت اونچی اور برفانی ہیں عبور کر کے وہاں جا سکتے ہیں۔ وہ ایسی جگہ رہتا ہے۔ جس کا کسی کو خواب و خیال بھی نہیں میں صرف اتفاقاً وہاں جا پہنچا میں کو خدائی ہدایت سمجھتا ہوں وہاں گنگوتری سے ۲۰ یا ۲۵ دن میں پہونچ سکتے ہیں۔ مگر کسی قسم کی سواری وہاں نہیں جا سکتی۔"

ایک ضروری اطلاع

لکھنؤ کے مسیحی اخبار کوکب ہند کو سرکار سے خبر ملی ہے کہ کلیسی قبرستانوں میں وہ بچے دفن نہ کئے جایا کریں جنہوں نے بپتسمہ نہیں پایا۔ غالباً یہ قانون ابھی یو۔ پی میں جاری ہوا ہوگا۔ مگر تا حال معلوم نہیں کہ پنجاب کی گورنمنٹ نے یہ قانون پاس کیا ہے یا نہیں۔ ممکن ہے کہ پاس کر دیا ہو ہمیں خبر نہیں تو بھی ہوشیار رہنا چاہئے۔ اور جہاں تک ممکن ہو بچوں کو بہت جلد بپتسمہ دلوا دینا چاہئے۔ اگرچہ انجیل میں اس قانون کی بابت کوئی اشارہ پایا نہیں جاتا۔ تو بھی سرکاری حکم کی تعمیل واجب ہے۔ اس قانون سے نہ تو کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی کچھ نقصان۔ ہاں البتہ اتنا فائدہ ہے کہ والدین اپنے بچوں کے اس ابتدائی سنسکار کے بارے میں غافل نہ رہینگے۔ ورنہ روحانی اور نجات کے امور میں اس سے کچھ فائدہ یا نقصان متصور نہیں ہو سکتا۔

مردانہ لباس میں عورتیں

امریکہ میں ایک عورت نے ممالک متحدہ امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن کے دربار میں اس امر کی درخواست دی ہے کہ اُسے مردانہ لباس پہننے کی اجازت دیجائے اور وجہ اس کی یوں بیان کی ہے۔ کہ مردانہ لباس پہن کر میں تین پونڈ سے زیادہ روزانہ کما سکتی ہوں۔ جبکہ زنانہ لباس میں اس کو ڈیڑھ پونڈ روزانہ بھی میسر نہیں ہو سکتا۔ فرانس میں ایسی درخواستیں پولیس سے اکثر منظوری حاصل کر لیتی ہیں۔ اور اگر کوئی خاص وجہ ہو تو منظوری حاصل کرنے میں کوئی بڑی دقت پیش نہیں آتی مشہور صاحب ثروت روزا ٹونیر بھی مردوں کی سی پوشاک پہنا کرتی ہیں اور یورپ کی مشہور مصنفہ ڈی مانٹ فاوبی مردانہ لباس زیب تن کیا کرتی ہیں۔ مسز ڈیولیفو جو ہمیشہ دنیا میں سفر کرتی رہتی ہیں۔ اور مردانہ پوشاک ہی میں پھرنا پسند کرتی ہیں۔ ہندوستان میں یہ رواج بالکل نہیں ہے۔ مگر ہاں چھاؤنی لاہور میں ایک سکھ عورت ایسی ہے جو مردانہ کپڑے پہنکر پھرتی ہے۔ مگر اس عورت نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد عدالت سے اجازت لیکر یہ پوشش اختیار کر لی ہے۔

فٹ بال کھیل کا آغاز

فٹ بال کھیل کا آغاز اور مخرج تا حال نامعلوم ہے۔ کہتے ہیں کہ کھیل اسکیمو ماؤریوں یا پالینیشیا کے باشندوں اور جزائر فلپائن کے جنگلی باشندوں کے درمیان قدیم سے مروج ہے۔ قدیم یونانیوں میں بھی یہ موجود تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ رومی لوگ اس کھیل کو انگلینڈ میں لے گئے۔ اور آئرلینڈ کے اہم قدیمہ کے محققین دعوے کرتے ہیں کہ جب رومی لوگ کھیل برطانیہ میں لے گئے تو اس سے بہت پیشتر یہ ہمارے ملک میں مروج تھا۔ نگل بونس کھیل کے بعد سب سے پرانی کھیل دنیا میں فٹ بال ہی ہے۔

مشرقی اور مغربی فن تعمیر

بڑے غور اور فکر کے بعد یہ نتیجہ نکالا گیا ہے۔ کہ موجودہ ہندوستانی فن تعمیر کی بابت تین خاص باتیں پائی جاتی ہیں۔ اوّل یہ کہ اس فن کے متعلق خاص مغربی تدابیر و تعلیمات اس ملک کے بالکل غیر موزوں اور غیر مفید ہیں۔ دوم جو نقشہ کش مغربی مدرسوں میں تعلیم پاتے ہیں وہ مغربی طریقوں کو مشرقی طریقوں کے ساتھ آمیز کر دینے کے بالکل قابل نہیں ہوتے۔ سوم۔ اعلیٰ درجے کے عمارتی نقشے کھینچنے اور بنانے کے لئے مشرقی فن اور کام کو مطالعہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ پس لڑکوں کو اس فن کے سیکھنے کے لئے یورپ یا امریکہ میں صرف اسی لئے بھیجنا درست ہے کہ ایسی کوئی انسٹیٹیوشن یہاں موجود نہیں۔ ہاں اب اسی قسم کی ایک انسٹی ٹیوشن کلکتہ میں قائم کرنیکی تجاویز ہو رہی ہیں۔

مراسلات

ہمارے خُداوند کی تاریخی ہستی

پُرانے زمانہ کے غیرمسیحی مصنفوں اور مورخوں کی شہادت

از

(قلم مسٹر جے آر رائے جرنلسٹ لاہور)

"خداوند مسیح کی تاریخی ہستی" کے عنوان سے جو مضمون اخبار ہذا کی تین مسلسل اشاعتوں میں تھوڑے دن ہوئے شائع ہوا تھا۔ اُس کے ضمن میں پُرانے غیرمسیحی مصنفوں اور مورخوں کا مضمون جداگانہ بحث کے لئے اُٹھا رکھا گیا تھا جس کی طرف اب میں کمال شوق کے ساتھ رجوع ہوتا ہوں۔ ایک سربرآوردہ کی قربت الشان راقم کی حالت پر خوب مائیہ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس مضمون کے پے در پے مضمون ہذا کو مرتب کرنے سے باز رہا۔ مگر یہ موضوع ایسا نہیں ہے کہ چند ہفتوں کے توقف سے باسی ہو جائے یا اس کی حلاوت میں بجز گی پیدا ہو۔ بلکہ سدا بہار پودے کی طرح یہ بحث ان تمام قباحتوں سے مبرا ہے۔ اسی لئے مسیحی عالم اور معترضات کے دل چلے سورما اول روز سے لیکر آج تک لگاتار اس پر بحث کرتے چلے آئے ہیں۔ اور آئندہ قیامت تک یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہیگا۔ اس تمہیدی معذرت کے ساتھ آمدم بر سر مطلب!

غیرمسیحی کون کون ہیں؟ خداوند مسیح یسوع کی شخصیت اور ہستی کی بابت ہم ان تمام مصنفوں اور مورخوں اور حاکموں کی شہادت کر لینا چاہتے ہیں جن کا ذکر عہدجدید یا دیگر غیر مقدس تصنیفات میں پایا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ میں اپنے گزشتہ مضمون میں اختصاراً عہدجدید کے صحائف کو مسیحی مذہب کے مخالفوں اور نکتہ چینیوں کی زبان سے تاریخی دستاویز ثابت کر چکا ہوں۔ اس لئے خداوند کی نسبت انجیلی شہادت نہایت معتبر اور قابل یقین تاریخی تحریریں سمجھی ہے اور اس کی صحت پر شک رکھنا سراسر حماقت اور کور خردی ہے۔ انجیلوں کی شہادت سب سے زبردست اور تاریخی دستاویزی شہادت ہے۔

پنطیس پیلاطس اور اُس کی بیوی کی گواہی مسیحی خوب جانتے ہیں کہ پنطیس پیلاطس کون تھا۔ مگر ہمارے غیرمسیحی دوستوں کو اس سے معرفی کرانا مناسب ہے یہ شخص ہمارے خداوند کا ہمعصر اور یہودیہ کا رومی گورنر تھا۔ جب یہودی بزرگوں اور مولویوں نے خداوند مسیح پر کفر و الحاد کا الزام لگایا تھا۔ تو عدالتی کارروائی اس شخص کی عدالت میں ہوئی تھی۔ دوران سماعت مقدمہ میں جو کچھ ہوا اُس کا ذکر انجیلوں میں بہت کچھ ہے۔ مگر خاتمہ کارروائی کا مختصر ذکر حسب ذیل ہے۔

"اور جب وہ (پیلاطس) تختِ عدالت پر بیٹھا ہوا تھا تو اُس کی بیوی نے اُسے کہلا بھیجا کہ تو اس راستباز (خداوند مسیح سے مراد) سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ خواب میں آج میں نے اس کے سبب سے بہت دُکھ اٹھایا ہے ...... جب پیلاطس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا بلکہ اُلٹا بلوا ہوا جاتا ہے تو پانی لیکر لوگوں کے روبرو اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا کہ میں اس راستباز کے خون سے بری ہوں تم جانو۔" (متی ۲۷: ۱۹، ۲۴) یہ امر قابل غور ہے کہ جب شاگرد اپنے مرشد حقیقی کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ اور یہودی اور حکام خداوند مسیح کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے تو ایک غیرمسیحی بت پرست رومی عورت نے اُن کی بے گناہی کی شہادت دی۔ دونوں پنطیس پیلاطس اور اُس کی بیوی نے آپ کو راستباز قرار دیا۔

رومی صوبے دار کی شہادت رومی فوجی افسر نے جو خداوند کی تصلیب کے وقت سرکاری حیثیت سے موجود تھا۔ یہ شہادت دی ہے۔ "پس صوبہ دار اور جو اس کے ساتھ یسوع کی نگہبانی کرتے تھے۔ بھونچال اور تمام ماجرا دیکھ کر بہت ہی ڈرے اور بولے کہ بے شک یہ خدا کا بیٹا تھا۔" (متی ۲۷: ۵۴ و آیت مرقس ۱۵: ۳۹) "یہ ماجرا دیکھ کر صوبہ دار نے خدا کی بڑائی کی اور کہا بے شک یہ آدمی راستباز تھا۔" (لوقا ۲۳: ۴۷)

یہوداہ اسکریوتی کا اقبال جرم یہوداہ اسکریوتی ان شخصوں میں سے تھا جو خداوند کے ساتھ رہتے تھے اور خاص شاگرد کہلاتے تھے۔ اس نے اپنے گرو کے ساتھ دغا کر کے اپنے کو جہنم کا سزاوار اور عذاب دائمی کا مستوجب بنایا۔ "جب اُس کے پکڑوانے والے یہوداہ نے یہ دیکھا کہ وہ مجرم ٹھہرایا گیا۔ تو پچھتایا اور وہ تیس روپے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس پھیر لایا۔ اور کہا میں نے گناہ کیا کہ بے تقصیر کو قتل کے لئے پکڑوایا۔" (متی ۲۷: ۳، ۴)

اب ذرا اس امر پر غور کرو پیلاطس نے خداوند مسیح کو بے گناہ پایا۔ یہودی بزرگوں کی جماعت نے ان پر یہ الزام لگایا تھا کہ وہ اپنے کو المسیح کہتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی الزام نہیں نظر آیا۔ اب ان واقعات کے ساتھ یہوداہ اسکریوتی کا اقرار جرم بھی شامل کرو تو ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے خداوند بالکل بےگناہ تھے۔ اگر کوئی کمزوری اور کوئی اخلاقی کوتاہی ہمارے منجی میں پائی جاتی تو تین سال سے رات دن ساتھ رہنے والا یہوداہ اسکریوتی اپنے ضمیر کی تسکین اور راحت قلبی کے واسطے ضرور حیلہ بنا کر اپنے فعل کو برحق ٹھہراتا۔ کیونکہ ایسی حالت میں انسان بالعموم اپنے فعل کو برحق ٹھہرانے کی ہر ممکن طریقہ سے کوشش کرتا ہے۔ جھوٹے عذر تراش لیتا ہے۔ لیکن ضمیر بڑا زبردست اور پاک باز پیادہ ہے وہ کسی قسم کی رشوت لے کر رضامند نہیں ہوتا۔ انجیلی شہادتوں سے جو پیچھے نقل ہوئی ہیں خداوند مسیح کے غیرمعمولی اور مافوق البشری دعاوے کی صحت اور تعلیمات کی پاکیزگی عیاں ہوتی ہے۔

یہودی مورخ یوسیفس کی تحریری شہادت یہ نامی یہودی عالم مورخ اور سپاہی تھا۔ ۳۷ء میں پیدا

ہوا اور ۹۵ء میں انتقال کیا۔ مشہور کتاب تاریخ جنگ اہل یہود اور تقدمات یہودیہ۔ لکھ کر غیر معمولی شہرت حاصل کی ہے۔ اس کی اس شہرۂ آفاق تصنیف سے تاریخ بائبل پر بہت روشنی پڑتی ہے۔ ویس پاشین کے حملہ یہودیہ کے وقت یوسیفس ایک لشکر کا کمانیر تھا۔ مگر شکست کھائی۔ تاہم فاتح رومی سردار نے اُس کے ساتھ مروت کا سلوک کیا۔ یہ شخص خداوند کی تصلیب کے پانچ چھ برس بعد پیدا ہوا تھا اس وجہ سے ہم اسے ہمعصر قرار دے سکتے ہیں

اس زمانہ میں یسوع ایک دانشمند آدمی ہو گزرا ہے۔ اگرچہ اسے آدمی پکارنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ وہ عجیب و غریب کام یعنی معجزے کیا کرتا تھا۔ وہ ایسے آدمیوں کا اُستاد تھا جو خوشی سے راستی و سچائی کی تعلیم کو قبول کرتے ہیں۔ اس کی تعلیم اور معجزوں سے بہت سے یہودی اور یونانی اس کے پیرو بن گئے وہ المسیح تھا۔ اور جب پیلاطس نے ہمارے بڑے بڑے آدمیوں کے ایما سے اس پر صلیبی موت کا فتویٰ صادر کیا تو ان لوگوں نے اس سے بیوفائی نہ کی جو شروع سے اس کے معتقد تھے اور عزت و محبت کی نگاہ سے اُسے دیکھا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ تیسرے دن جی اُٹھا اور اپنے عزیز شاگردوں کو دکھائی دیا انہوں نے اُس کی بابت بہت عجیب و غریب پیشگوئیاں کی تھیں۔ اور اُس کے مقلدوں کا فرقہ جو اس کے نام سے مسیحی کہلاتا ہے۔ آج موجود ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب تحریر بالا باب ۱۸ فصل سوم۔

مذکورہ بالا بیان کی صحت و صداقت کی بابت بعض مخالف شک ظاہر کرتے اور اسے کسی عیسائی کی تحریف قرار دیتے ہیں۔ آرتھر ڈروز۔ جرمن مخالف مسیحیت نے حال ہی میں اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے مگر اصل یہ ہے کہ یوسیفس کی اس مشہور تصنیف کے جتنے نسخے قلمی یا مطبوعہ اس وقت موجود ہیں بقول ڈاکٹر فلپ فیبٹ مشہور مسیحی مؤرخ اور پروفیسر یونین تھیالوجیکل سمنری نیو یارک۔ امریکہ کہتے ہیں۔ یہ بیان ان سب میں پایا جاتا ہے۔ اور یوسی بئیس نے اسے دو مرتبہ نقل کیا ہے۔ عالم اسے صحیح مانتے ہیں۔ فرانس کے مشہور مؤرخ رینان نے جو مسیحی مذہب کا قائل نہ تھا اسے معتبر اور یوسیفس کے قلم سے نکلا ہوا مانا ہے اگر کوئی صاحب پرانے زمانہ کے مصنفوں کے مفصل حوالے اور ان کی صحت کے وجوہات تمام و کمال دیکھنا چاہیں۔ تو وہ مشہور مسیحی عالم ڈاکٹر لارڈنر کی تصنیفات کی جلد ششم ملاحظہ کریں جس میں یہودی اور غیر مسیحی عالموں کی شہادتیں جو مسیحی مذہب کی سچائی کی بابت ان کی کتابوں میں ملتی ہیں جمع کی گئی ہیں۔

یونانی اور رومی مؤرخوں اور عالموں کی شہادتیں

بہت سے یہودی رومی اور یونانی مورخوں اور مصنفوں نے جو پہلی پانچ صدیوں میں ہو گزرے ہیں مسیحی مذہب کی بابت بہت تھوڑا لکھا ہے۔ لیکن جو کچھ لکھا ہے اُس سے خداوند مسیح اور ان کے مذہب پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اور تمام واقعات جو انجیلوں میں مذکور ہیں تاریخی اور معتبر ثابت ہوتے ہیں۔ رومیوں میں ٹیسی ٹس۔ سوٹونئس۔ پلینی خورد۔ ایپکٹیٹس اور یونانیوں میں وسٹیاں ارسٹائیڈیز جالینوس۔ لم پڑیئیس۔ ڈیوکیسیئس۔ ہیریکس۔ لاٹیٹس۔ امیانس مرسلی نوس۔ یونا پئیس اور زوسمس ہیں۔ جنہوں نے مسیحی مذہب اور اس کے بانی کا ذکر حقارت اور نفرت سے کیا ہے و سفیاں دیاں سے حملہ کیا تھا سل سوس۔ پارفری ہیروکلیز اور جولئین مرتد نے اس کی تردید میں سخت کتابیں لکھی ہیں۔

ٹیسی ٹس کا بیان

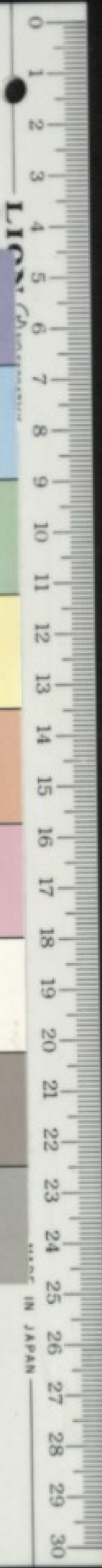
ٹیسی ٹس مشہور رومی مورخ تھا۔ جو اول صدی مسیحی کے دوسرے نصف حصے اور دوسری صدی کے پہلے ربع میں گزرا ہے اُس نے اپنی تواریخ (Annals) میں ان مظالم کا ذکر کیا ہے جو عیسائیوں پر ۶۴ء میں شہر روم میں شہنشاہ نیرو کے عہد میں روا رکھے گئے تھے۔ ٹیسی ٹس ضمناً بیان کرتا ہے کہ مسیح شہنشاہ تبریاس کے زمانہ میں سزاوار قرار دیا گیا۔ اور پنطیس پیلاطس کے حکم سے مار ڈالا گیا تھا۔ اُس نے عیسائیوں کے فرقہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ جو ملک یہودیہ میں وجود میں آیا تھا۔ مگر اس کا بانی مار ڈالا گیا۔ اور سب نے اس فرقہ کے لوگوں کے ساتھ سخت ظلم کئے۔ تبھی وہ ترقی کرتے رہے۔ گو نیرو نے خود شہر روم کو آگ لگائی تھی۔ مگر اس کا الزام بے چارے بےگناہ عیسائیوں کے سر تھوپا گیا تھا۔ ٹیسی ٹس یہ بھی لکھتا ہے کہ مسیح کی پیشگوئی کے مطابق شہر یروشلم برباد ہوا اور یہودی قوم تباہ و خستہ ہو کر اپنے آبائی ملک سے نکل کر اغیار کے درمیان منتشر ہو گئی۔ اور اب تک اسی درماندہ اور افسردہ حالت میں غریب الوطن پھرتی ہے۔

پلینی خورد

پلینی کلاں کا برادر زادہ ۶۲ء میں پیدا ہوا ۱۱۳ء میں انتقال کیا۔ بتھنیا کا گورنر تھا۔ اُس نے شہنشاہ ٹراجن کو اپنے صوبہ کے عیسائیوں کی بابت بہت سے خطوط لکھے تھے۔ جن کی وجہ سے اس کی بڑی شہرت ہوئی تھی ۱۱۲ء میں اُس نے جو کچھ لکھا اس کا ماحصل یہ ہے۔ عیسائی مذہب ایشیائے کوچک میں ہر طبقہ اور ہر گروہ کے درمیان پھیلتا جاتا ہے گو عیسائیوں پر ہر طرح کے ظلم ہوتے ہیں تو بھی وہ غضب کے ایمان و استقلال۔ اخلاق پاکیزگی اور رفعت کا ثبوت دیتے ہیں وہ مسیح کی خدا کی طرح پرستش کرتے ہیں جو مقررہ دن سبت کو خاص طور سے ہوتی ہے پلینی نے شہنشاہ کو یہ بھی لکھا میری دانست میں ان بے چاروں میں کوئی عیب نہیں پایا جاتا البتہ وہ ہمارے دیوتاؤں کی پوجا نہیں کرتے۔

سل سوس کا حملہ مسیحی مذہب پر

یہ شخص مشہور یونانی فلاسفروں کے فرقہ سے متعلق تھا اور دوسری صدی مسیحی میں گزرا ہے۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے ہمارے عقیدہ پر حملہ کیا تھا۔ سکندریہ کے نہایت زبردست مسیحی فلاسفر عالم آرجن نے اسے دندان شکن جواب دیا تھا۔ اس وجہ سے سل سوس کی کتاب کے بعض حصے اس جواب میں موجود ہیں۔ اس کا حملہ واقعی زبردست اور عالمانہ تھا۔ اس نے قریب قریب سب علوم سے اپنی دلائل مستعار لی تھیں۔ اٹھارہویں صدی کے ڈی ایسٹوں اور انیسویں صدی کے نیچرلسٹوں کے اعتراضات سل سوس کی کتاب میں ملتے ہیں اُس کی تحریر سے رسولوں کی تحریرات معتبر اور انجیلوں کے واقعات تاریخی اور قابل اعتبار ظاہر ہوتے ہیں بلکہ اس کی تصنیف سے آجکل کے معترضوں کے حملوں کی خاطر خواہ



خواہ تردید ہوتی ہے۔ جو مسیح کو فرضی اور اس کی داستان لکھنے والوں کو خیالی اشخاص قرار دیتے ہیں۔ سلسوس نے اپنی کتاب میں متی لوقا اور یوحنا کی اناجیل کا حوالہ دیا ہے۔ اُس نے عہد جدید سے اَسی اقتباس پیش کئے ہیں۔ اس زبردست اور روشن خیال مخالف نے مسیح کے یہودیہ کے ایک گاؤں میں کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونے اور مشرق سے دانشمندوں کے آکر مقدس بچہ کو پوجنے۔ ہیرودیس کے حکم سے تمام بچوں کے مارے جانے مریم اور یوسف کے مسیح کو لیکر مصر کو بھاگ جانے (جہاں بقول سلسوس اُس نے جادو وغیرہ سیکھا تھا۔) ناصرت میں کچھ عرصہ رہنے۔ بپتسمہ پانے۔ اور روح القدس کے بشکل کبوتر نیچے اُترنے اور آسمانی آواز (کلام ربانی) سنائی دینے۔ مسیح کے اپنے شاگردوں کو منتخب کرنے۔ اُس کے محصول لینے والوں اور ادنے آدمیوں سے میل جول رکھنے۔ اندھوں اور لنگڑوں کو چنگا کرنے۔ مردوں کو جلانے۔ خداوند کے یہوداہ اسکریوتی کی معرفت پکڑوائے جانے پطرس کے انکار کرنے۔ مقدمہ کے واقعات اور صلیب پر چڑھائے جانے۔ اور خداوند کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس زمانہ کے عیسائی ان تمام باتوں کو صحیح مانتے تھے۔ گو وہ خود اُن کی تشریح اپنی مرضی کے مطابق کرتا ہے۔ وہ خداوند کے معجزوں کو بھی مانتا ہے۔ مگر یہودیوں کی طرح انہیں بد روحوں سے منسوب کرتا اور مسیح کو سحر سازی خیال کرتا ہے۔

پارفری

پارفری رسل کا شگی۔ مگر جدید افلاطونی فلاسفروں کے گروہ سے تھا۔ وہ دوسری اور تیسری صدی مسیحی میں گذرا ہے۔ اس نے مسیحی مذہب کی تردید میں ایک ضخیم کتاب لکھی تھی۔ اور بت پرستوں کے علم الٰہی پر ایک کتاب "فلاسفی آف اوریکلز" کے نام سے تصنیف کی تھی۔ مگر یہ دونوں کتابیں برباد ہو گئی ہیں۔ اول الذکر کتاب کے بعض حصے اِن مسیحی بزرگوں کی کتابوں میں منقول ہیں۔ جنہوں نے اس کے حملوں کا جواب دیا تھا۔ ایک بڑی خوبی اس مخالف میں یہ تھی کہ اُس نے نہایت متانت معقولیت اور ادب و احترام سے اعتراض کئے تھے۔ جو بات کسی اور بت پرست معترض میں نہیں پائی جاتی۔

سینٹ اگسٹن

سینٹ اگسٹن نے اپنی کتاب "مدینۃ اللہ" میں پارفری کی تصنیف سے حسب ذیل اقتباس دیا ہے:۔

"دیوتاؤں نے مسیح کو ایک نہایت پارسا اور دیندار آدمی ٹھہرایا اور اُس کی روح مرنے کے بعد بقا کو پہونچی۔ مگر یہ عیسائی اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ جب ہم نے پوچھا کہ اُسے مجرموں کی طرح کیوں سزا دی گئی تھی تو دیوی کے استھان سے یہ جواب آیا جسم طرح طرح کی کمزوریوں میں مبتلا رہتا ہے۔ مگر مقدس آدمی کی روح آسمانی مکانوں میں رہتی ہے۔ تو اس کے خلاف کفر نہ بکنا۔"

جولیئن مرتد

جولیئن مرتد روم کا ۳۶۱ء سے ۳۶۳ء تک شہنشاہ رہا۔ قدیم زمانہ میں جن لوگوں نے مسیحی مذہب کے استیصال کے لئے ایڑی ناخنوں کا زور لگایا تھا۔ جولیئن ان سب کا سردار سمجھا جاتا ہے۔ اُس نے بت پرستی کو پھر سے رائج کرنے کے لئے اپنی تمام لیاقت اور اپنے اقتدار سے کام لیا تھا۔ مگر اس کی تمام کوشش اکارت گئی۔ وہ خداوند مسیح کی بابت حسب ذیل لکھتا ہے۔ واضح ہو کہ یہ اقتباس سکندریہ کے بشپ سرل نے اپنے جواب میں دیا ہے۔ جو اس نے جولیئن کے اعتراضات کی تردید میں لکھا تھا)

"مسیح نے تم میں سے (وہ عیسائیوں کو از راہ تحقیر ناصری کہتا تھا) چند آدمیوں کو جن میں نہایت ادنےٰ قسم کے آدمی بھی تھے اپنے معتقد بنا لیا۔ تین سو سال سے اس کی شہرت چلی آتی ہے۔ اس نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا کام نہیں کیا تھا جس سے اُس کی شہرت ہوتی۔ ہاں اگر لنگڑوں اور اندھوں اور آسیب والوں کو اچھا کرنا کوئی بڑا کام ہو تو بے شک اُس سے منسوب ہو سکتا ہے۔"

اس اقتباس کے لہجہ سے ظاہر ہے کہ جولیئن کے دل میں عیسائی مذہب کے خلاف کس قدر زہر بھرا ہوا تھا۔ مگر اُس نے مسیح کے معجزوں کا اقرار کیا۔ جو اعلےٰ اخلاق وفیض رساں نوعیت کے تھے۔ اور جو خداوند کے الٰہی مشن کی پاکیزگی کی دلیل ہیں۔ جولیئن نے انجیلی بیانات کی صحت کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اگر اندھوں کی بینائی بحال اور لنگڑوں کو اچھا کرنا بڑا کام نہیں ہے تو اور کیا ہو سکتا ہے۔ نہ صرف محصول لینے اور گنہگار مسیح پر اُس کی عین حیات میں ایمان لائے تھے بلکہ کئیس ایسے بھلے آدمی بھی تھے لیکن اگر ایمان کی کافی وجہ ہوتی یعنی اگر وہ لوگ اپنی آنکھوں سے معجزے نہ دیکھتے اور اپنے کانوں سے اُس کا مبارک پیام نہ سنتے تو وہ کبھی ایمان نہ لاتے۔ جولیئن نے بقول ڈاکٹر لارڈنر عہد جدید کی تاریخ اور کتابوں کی صحت اور مقابل اعتباری کی بابت بھی شہادت دی ہے۔ اس نے چاروں انجیلوں اور اعمال الرسل کی صحت کی بابت بھی شہادت دی ہے۔ اُس کی رائے میں عیسائی انہیں تاریخی اور معتبر سمجھتے تھے۔ اس نے پولوس کے خطوط رومی۔ کرنتھی اور گلتی سے اقتباس پیش کئے ہیں۔ اگر اول دو تین صدیوں کے مخالف ہمارے عہد جدید اور اُس کے بیانات کو تاریخی اور معتبر تسلیم کرتے اور اس کی بنا پر اعتراض کرتے تھے تو ہم انیسویں اور بیسویں صدی کے معترضوں کی بکواس کی چنداں پروا نہیں کرتے جو تاریکی کی طرح آنکھوں دیکھی باتوں کو صحیح سمجھنے کے خواہشمند رہتے ہیں۔ ان اقتباسات کی غایت خداوند مسیح کو تاریخی ہستی ثابت کرنا ہے۔ مخالف اسے اسی نظر سے دیکھتے تھے جو مسیح کے زمانہ کے قریب گذرے ہیں۔ انہیں اس کی بابت زیادہ معلوم ہونا چاہئے۔ کیونکہ اُن کی معلومات بلا واسطہ تازہ اور قریبی تھیں وہ اس زمانہ کے لوگوں کی نسبت زیادہ آسانی سے انجیلی بیانات اور خداوند کے واقعات عمری کی صحت کی تصدیق یا تردید کر سکتے تھے۔ ان مخالفوں کی کتابوں سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ مسیح کوئی فرضی نام تھا اور یہ کہ جو عجیب و غریب کام اس سے منسوب کئے گئے تھے وہ کسی چنڈو باز کے دماغ کی تراش تھے۔ انجیلی واقعات کو کسی نہ کسی صورت میں صحیح اور معتبر مانا۔ گو ان کی تشریح انہوں نے اپنے ڈھنگ سے کی ہے۔ مثلاً اندھوں کی بینائی کی بحالی اور بھوتوں کو نکالنا جادوگری وغیرہ سے منسوب کیا ہے۔ ان واقعات کے ہوتے ہوئے بھی اگر مخالف خداوند مسیح کو "فرضی" خیال کریں تو یہ اُن کی کٹھ حجتی سینہ زوری اور کور خردی ہے۔ انہیں راستی اور انصاف سے کوئی لگاؤ نہیں

اور اپنے سینہ نور آشنائے حق کی بات محض مجذوب کی بڑ ہے۔

نپولین اعظم کے خیالات در بارہ مسیحی مذہب

نپولین اعظم جو ۱۷۶۹ء میں جزیرہ کارسیکا واقع بحیرہ روم میں پیدا ہوا اور ۱۸۲۱ء میں جزیرہ سینٹ ہلینا میں انتقال کیا۔ نہایت عجیب و غریب آدمی تھا۔ نہ زمانہ قدیم میں نہ زمانہ حال میں ایسے بے نظیر دل و دماغ کا کوئی آدمی نظر آتا ہے۔ انگلستان کا مشہور مورخ سر آرچ بالڈ الیسن کہتا ہے نپولین ملک گیری میں سکندر اعظم ملک داری میں قیصر جولیس قانون دانی اور نکتہ رسی میں جسٹنیاں ملکی تدبیر میں بیکن استقلال و حوصلہ میں ہنی بال سے بڑھ کر تھا۔ با الفاظ دیگر اس کا یہ مطلب ہے کہ سکندر۔ جولیس قیصر۔ بیکن۔ جسٹنیاں ہینی بال ایسے چند آدمیوں کی دماغی اور اخلاقی خوبیوں کو جن کی بدولت انہوں نے غیر فانی شہرت حاصل کی ہے یکجا جمع کرنے سے نپولین پیدا ہوتا ہے۔ فرانس کا مشہور مورخ لا مارٹین جو نپولین کا مخالف بھی تھا۔ اس کی بابت کہتا ہے "خدا کی خدائی میں نپولین سے اعلیٰ کوئی مخلوق نہیں ہے"۔ اور اصل یہ ہے کہ خدا نے اسے تمام عقلی اخلاقی اور جسمانی قوا بے نظیر عطا کی تھیں۔ وہ ہر فن مولا اور سب فنون کا استاد یکتا تھا جو شخص اس غیر معمولی آدمی کے مفصل حالات پڑھنے کا خواہاں ہو وہ جوزف ایبٹ امریکن مصنف کی کتاب "لائف آف نپولین بوناپارٹ" پڑھے۔ ذیل کا اقتباس اس کتاب کے صفحات نمبر ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ سے ماخوذ ہے۔

ماہ ستمبر ۱۸۱۹ء کا ذکر ہے کہ نپولین خداوند مسیح کی الوہیت کا ذکر کر رہا تھا کہ جنرل برٹ ران نے کہا۔ عالی جاہ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ حضور ایسے دل و دماغ کا آدمی کس طرح مان سکتا ہے کہ خدا نے انسانیت کا جامہ پہنا۔ حضور جو بھی ہیں آئے مسیح کی بابت مان لیں۔ اعلےٰ ترین پایہ کا دانا۔ پاک ترین دل کا انسان اور سب سے بڑا مقنن۔ مگر وہ آدمی تھا۔ جیسا دیوتاؤں نے اپنی پوجا کرائی ویسے مسیح نے بھی کیا۔

نپولین نے جواب میں کہا۔

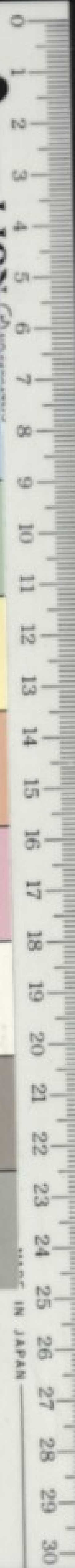
میں انسان اور اس کی تمام قوتوں اور صفتوں کو جانتا ہوں مگر مسیح یسوع انسان نہ تھا سطحی نظر رکھنے والے آدمی آدمی مسیح اور سلطنتوں کے بانیوں اور دیوتاؤں میں کچھ مشابہت دیکھتے ہیں۔ مگر فی الحقیقت اس میں کوئی مشابہت پائی نہیں جاتی۔ مسیحیت اور دیگر مذاہب کے مابین بے انتہا فرق ہے۔ ہم دیگر مذاہب کے بانیوں کو یہ کہہ سکتے ہیں "تم نہ تو دیوتا ہو اور نہ خدا کے فرشتے۔ بلکہ تم جھوٹ اور راستی کے پرچارک ہو اور اسی خمیر سے بنے ہو جس سے باقی بنی آدم تیار ہوئے۔ تمہارے اندر وہی جذبات اور برائیاں ہیں جو بنی نوع انسان کو ابتدا سے ورثہ میں ملی ہیں۔ تمہارے مندروں اور پیروہتوں کی زبانی تمہاری حقیقت عیاں ہوتی ہے۔ جو شخص غیر مذاہب کے معبودوں اور دیوتاؤں کی اصلیت پر غور کرتا ہے۔ وہ مذکورہ بالا نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یونانی حکما نے دیو پرستی کو کبھی برحق نہیں مانا۔ سقراط۔ فیثا غورس افلاطون۔ انک غورس۔ ہیا برقلس نے جمہوری مذہب کے سامنے کبھی سر نہیں جھکایا تھا۔ برعکس اس کے جب سے مسیحی مذہب معرض ہستی میں آیا ہے۔ اعلےٰ ترین عقل و علم کے آدمی اس کے اصولوں اور عقیدوں کو مانتے اور انجیل کی ہدایات کے مطابق عمل کرتے تھے۔ نہ صرف بسوئے۔ اور فینلون ہی جو پرچارک تھے مسیحی مذہب کے قائل تھے۔ بلکہ ڈے کارٹ نیوٹن لائب نٹس پاس کال۔ کورنیلی۔ ریسین۔ سارلے مین۔ اور لوئیس چہاردہم بھی مسیحی مذہب کے معتقد اور سچے ایماندار آدمی تھے۔

غیر مذاہب انسان کی حکمت و عقل سے وجود میں آئے ہیں۔ ہماری نادانی اور کمزوری کی حقیقی تصویر ان کے اندر بہت اچھی طرح دکھائی دیتی ہے۔ برہمنی بدھ دیوتا اور آدمیوں سے زیادہ کیا جانتے ہیں۔ یونان و روم کے مقنن۔ نوما اور لائکرگس ہندوستان مصر کے پروہت۔ کنفوشس اور محمد ہم سے زیادہ کیا جانتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ ان میں ایک بھی ایسا نہیں ہے۔ جس نے ہماری آئندہ حالت روح۔ خدا کی ذات۔ اور آفرینش عالم کی بابت کوئی نئی بات سکھائی ہو۔ بت پرستوں کے معبدوں میں ناپاک باتیں۔ گھناؤنی رسمیں اور اجتماع ضدین نظر آتا ہے۔ کیا ان مذاہب اور اس قسم کے معبودوں کا مسیحی مذہب کے ساتھ کوئی لگاؤ ہے۔ یا اس سے مقابلہ ہو سکتا ہے؟ مجھ سے پوچھو تو میں بلا تامل یہ کہونگا کہ مسیحیت اور دیگر عقائد میں کوئی مناسبت اور مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ میں ارسپیا کے تمام دیوتاؤں کو اپنے سامنے بلاتا ہوں۔ میرے دل پر وہ کوئی رعب نہیں ڈال سکتے ہندوستان۔ چین اور روم کے شرع سکھانے والوں کے لئے میرے دل میں کوئی ادب نہیں ہے۔ میں ان سے بے انصافی نہیں کرتا۔ بلکہ میں ان کی اصلیت سے واقف ہوں۔

لائکرگس۔ نوما۔ اور محمد محض واضعان قانون تھے مگر ان کے کارناموں سے الوہیت بالکل ظاہر نہیں ہوتی۔ میں دیوتاؤں اور ان جیسے بڑے بڑے آدمیوں کو اپنے جیسا ہی سمجھتا ہوں مگر وہ الوہیت سے بے بہرہ ہیں۔ ان کے اور میرے درمیان بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ مگر مسیح کی یہ حالت نہیں ہے۔ اس کی ایک ایک بات سے مجھے سخت حیرت ہوتی ہے۔ اس کی روح مجھے مرعوب کرتی۔ اور اس کی ارادت مجھے حیران کرتی ہے۔ اس کے اور دیگر انسانوں کے درمیان کسی قسم کی مشابہت نہیں پائی جاتی۔ وہ ہستی واحد اور تن تنہا ہے۔ اس کے خیالات اور جس سچائی کا وہ اعلان کرتا ہے۔ اور جس طریقے سے قائل کرتا ہے اس کی تشریح انسان کے وجود یا حقائق الاشیاء سے نہیں ہو سکتی۔ اس کی ولادت اس کی زندگی کی تاریخ اس کی تعلیم کی گہرائی جو عظیم الشان مشکلات کو حل کرتی۔ اور ان کا واحد سلجھاؤ بہم پہنچاتی ہے۔ اس کی انجیل اس کی قیامت اس کی سلطنت اس کے وجود کا سلسلہ جو صدیوں اور ملکوں میں نمایاں ہوتا چلا آیا ہے۔ میرے واسطے نہایت حیرت انگیز ہے۔ وہ ایک معمہ ہے جسے میں حل نہیں کر سکتا۔ میں اس کی باتوں پر تمام عقل سے غور کرتا ہوں۔

مجھے اس میں کوئی بات بھی انسانی نظر نہیں آتی ہے۔

جس قدر زیادہ قریب میں جاتا ہوں۔ اور جس قدر زیادہ غور کرتا ہوں مسیح کی ہر ایک بات میری سمجھ سے بالا اور عظ



سے بعید معلوم ہوتی ہو۔ ہر ایک بات ایسی شاندار ہو کہ عقل وقوت پائمال ہوجاتی ہے۔ اس کا مذہب ایسی عقل سے وجود پذیر ہوا ہے۔ جو انسانی نوعیت کی نہیں ہے۔ جو کچھ وہ بوتا تھا وہ اس کا طبعزاد تھا۔ اس کے مقولے اس سے پیشتر دنیا کو معلوم نہ تھے۔ ہمارے علوم سے مسیح نے کوئی بات اخذ نہیں کی تھی وہ اپنی تعلیم کا آپ بہترین نمونہ تھا اور اس کی تقلید اس کے نمونہ کے سوا اور کہیں نہیں ہوسکتی۔ وہ فلاسفر نہ تھا بلکہ معجزوں کے ذریعہ کام کرتا اور سکھاتا تھا۔ اس نے منطق یا حکمت سے اپنے شاگردوں کو قائل نہیں کیا تھا۔ اور نہ ہی کسی اور علم کا مطالعہ کرنے کی تاکید کی تھی۔ اس کا مذہب ایمان پر مبنی ہو۔

اصل یہہ ہے کہ نجات کے لئے فلسفہ اور علم کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ مسیح دنیا میں آسمان کے اسرار اور قوانین روحانی کے اظہار کے لئے آیا تھا۔ اس کے آنے سے پیشتر روح کی کوئی حقیقت نہ تھی۔ مادہ اور زمانہ دنیا کے مالک تھے۔ اُس کی آواز سُنتے ہی سب چیزیں قاعدہ اور نظام کے شکنجے میں بند ہوگئیں۔ ایمان کے سامنے تمام فلسفہ اور حکمت اور علم بے کار ہو۔

تم قیصر جولیس اور سکندر اعظم کی فتوحات اور جوش کا ذکر کرتے ہو۔ جوان کے دیکھتے ہی سپاہ کے درمیان پیدا ہو جاتا تھا مگر کیا تم نے کسی مردہ کو ملک فتح کرتے دیکھا ہے۔ کیا تمام لشکر اس کے نام پر جان دینے کو تیار ہوگا؟ میری فوج مجھے جیتے جی بھول گئی ہے ہماری طاقت اسی قسم کی ہے۔ ایک شکست ہمیں تباہ کردیتی ہے۔ کیا تم خیال کرسکتے ہو کہ قیصر جولیس اپنی قبر کے اندر سے رومی سینٹ اور سلطنت پر حکومت کرتا تھا جو ہیں اور سلطنتیں معرض ہستی میں آتی اور پھر نابود ہوجاتی ہیں۔ مگر کلیسیا موجود ہے لیکن اس کی قوت کا کیا راز ہے جس کا بازو اٹھارہ سو سال سے اسے سنبھالے ہوئے ہے مسیحی مذہب میں ہی یہ خوبی ہے کہ وہ ہر قسم کی مخالفت کو پائمال کرتا ہوا دنیا پر اپنا تسلط جمارہا ہے۔ سکندر قیصر جولیس شالیمین اور میں نے سلطنتیں قائم کیں۔ مگر ہم نے اُنکی بنیاد کاہے پر قائم کی تھی؟ زور پر۔ مگر مسیح نے اپنی سلطنت محبت پر قائم کی ہے۔ اسوقت لاکھوں کروڑوں آدمی ان کے نام پر مرنے کو تیار ہیں

سچائی ہمہ گیر ہونی چاہئے۔ اور یہہ خوبی مسیحیت ہی میں موجود ہو۔ یہہ مذہب نسلی تعصبات کو برباد کرنیوالا ہو۔ اس نے بنی آدم کی حقیقی اور عالمگیر اخوت کا اعلان کیا ہو۔ یہ سراسر روحانی ہو۔ بلا امتیاز نسل ورنگت سب کو خدا کی حضوری میں پہونچاتا اور اس کے بیٹے بننے کا استحقاق عطا کرتا ہو۔ زمانہ کا لحاظ نہ کرکے مسیح نے اپنے کو خدا کا بیٹا ظاہر کیا ہے۔ اس کی تعلیم دوام لئے ہوئے ہے"

اگلے مضمون میں بائبل کے بیانات کی تاریخی صحت وصداقت پرانی یادگاروں اور کتبوں سے ثابت کی جائے گی جس سے مخالفوں کی حماقت اور کج فہمی اپنی اصلی صورت میں نظر آتی ہو۔

تعلیم کفارہ

گزشتہ سے پیوستہ

اہل فقہ اہل حدیث پر فوقیت لے گئے ہیں۔

وکذا اذا جامع ولم ینزل رجیۃ

وَلَم یُنزِل اَو نَاکَحَ یَدَہٗ وَلَم یُنزِل اَو جَامَعَ فِیمَا دُونَ الفَرجِ وَلَم یُنزِل وَاِن اَنزَلَ فِی ھٰذِہٖ الوُجُوہِ کَانَ عَلَیہِ القَضَاءُ دُونَ الکَفَّارَۃِ لِوُجُوبِ قَضَاءِ الشَّھوَۃِ بِصِفَۃِ النُّقصَانِ۔

یعنے ۔۔۔ و ۔۔۔ بہ ۔۔۔ تو روزے کی قضا ہے۔ نہ کفارہ واسطے ادا کرنے شہوت کے ساتھ صفت نقصان کے فتاوائے قاضی خان چھاپہ نولکشور جلد اول صفحہ ۱۰۱۔

وَلَا حَدَّ بِزِنَا غَیرِ مُکَلَّفٍ بِمُکَلَّفَۃٍ مُطلَقًا لَا عَلَیہِ وَلَا عَلَیھَا بِزِنَا المُستَاجَرَۃِ لَہٗ

یعنے اور حد نہیں مرد غیر مکلف کے زنا کرنے سے ساتھ عورت مکلفہ کے مطلقاً نہ مرد اور نہ عورت پر اور حد نہیں اس عورت کے ساتھ زنا کرنے سے جس کو زنا کیواسطے مزدوری دی۔ در المختار چھاپہ ایضاً صفحہ ۱۴۱ و فتاوی قاضی خان چھاپہ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۹۴۔

لا بالزنا بالکرہ۔

یعنے حد نہیں جبر اور زبردستی کی زنا سے در المختار چھاپہ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۴۱۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن قَالَ لَا یَفسُدُ صَومُہٗ فِی الاِستِمتَاعِ بِالکَفِّ وَھَل یُبَاحُ لَہٗ اَن یَفعَلَ ذٰلِکَ فِی غَیرِ رَمَضَانَ اَن اَرَادَ الشَّھوَۃَ لَا یُبَاحُ لَہٗ وَاِن اَرَادَ تَسکِینَ الشَّھوَۃِ قَالُوا نَرجُوا اَن لَا یَکُونَ اِثمًا

اور اگر تسکین کی نیت سے کرے تو ہمیں اُمید ہے کہ گناہ نہ ہوگا فتاوے قاضی خان چھاپہ ایضاً جلد اول صفحہ ۱۰۰۔

امثال مذکور کی تشریح وتوضیح کے لئے اس اختصار میں گنجایش نہیں اس کے لئے دفتر درکار ہیں۔ پر ہم نے اپنے مخاطب کی اصلاح کے لئے یہہ عبارات لکھی ہیں، کیونکہ آپ کفارہ کی پاک تعلیم کی بابت لکھ گئے ہیں "کہ کفارے کی راہ تنگ نہیں بلکہ وہ تو بہت چوڑا اور کشادہ دروازہ ہے۔ جو چاہو کرتے جاؤ سب معاف کسی شریعت کی پابندی نہیں پیٹ بھر گناہ کرو کوئی سزا نہیں کیونکہ سزا کسی اور کو مل چکی" صفحہ ۹۔ ناظرین سے صرف قدر التماس کرتے ہیں کہ ہمارے مخاطب کے قول مذکور کی سچائی کا اور اُس کے طعن کی حقیقت کا قرآن وحدیث وفقہ کی عبارات مندرجہ صدر کو روبرو رکھکر موازنہ کرو۔ اگر کفارہ کی تعلیم دینے والی کتاب نے ہمارے مخاطب کے الفاظ میں لوگوں کو گناہ کرنے

کی کھل دے دی ہے تو کفارہ کی تعلیم کو بلا دریغ رد کرو ورنہ قرآن وحدیث وفقہ کے دفاتر پر قلم لگاؤ۔ کیونکہ ان میں تو گناہ کرنے کی کھلی اجازتیں موجود ہیں۔ پھر مولوی صاحب کی عقل وفکر نے ہم پر طعن روا رکھا۔ ہم نہایت ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے فیصلے کی نظر ثانی کر کے فتادیٰ کفارہ کی تعلیم کو منسوخ فرما کر قرآن وحدیث وفقہ پر لگائیں اور پھر کر جو تیرا جی چاہے۔ کے منشا کو پورا کرتے رہیں۔ اور تسکین نیت کے نئے مزے مزاتے رہیں۔ یہی مخل نہیں ہونگے۔ کیونکہ سبھی جانتے ہیں کہ حنفا اور مرزائی صاحبان کی ہستی کا منشا ہی گناہ کمانے کا ہے۔ وہ جس قدر گناہ کمائیں اتنے تھوڑے۔ آپ کی نجات ہی گناہوں کی کمائی پر منحصر ہے۔ نیکی کرنا تو آپ کے نزدیک نجات سے محرومی کا باعث قرار پا چکا ہے۔ پس آپ گھبرائیں نہیں۔ مسیحی آپ کی میراث کے وارث نہیں بنتے۔ آپ تو ناحق گناہ اندیشی سے کفارہ ماننے والوں کو اپنا شریک بناتے ہیں۔

پس آپ سمجھ لیں کہ آپ کی نجات کا طریقہ بازیچہ طریقہ ہے۔ آپ ہیں گناہ کرنے کی اللہ نے قرآن ماننے والوں کو کھل دے دی ہے بلکہ آپ کی قوم کی ہستی کا مقصد گناہ کمانا مقرر ہو چکا ہے۔ آپ کے نزدیک گناہ نیکی کرنا ہے۔ گناہ کرنے کے حکم احکام آپ کے مسلمات میں موجود ہیں۔ آپ کی برائی کا عوض بھی اللہ برائی سے دیگا۔ پس ہم دریافت کرتے ہیں کہ کفارہ سانے کہاں وہ لطف روا رکھے گیا جبکہ آپ رد کرتے ہیں؟ اور آپ کا وہ طریق نجات کہاں جس کی کفارہ کی تعلیم کے مقابل عظمت سنائی گئی تھی؟ اور وہ اللہ کون سا تھا جس کے عدل وانصاف کو کفارہ کی تعلیم توڑتی تھی؟

آپ کے اللہ نے گناہ کی کل اقسام کو پیدا کیا۔ گناہ کی کل اقسام کے کل اعمال وافعال کو پیدا کیا۔ تمام پیدائشی بدکاروں کو پیدا کیا۔ ان کو سننے والے کان نہ دیئے۔ دیکھنے والی آنکھیں نہ دیں سمجھنے والے دل نہ دیئے۔ حیوانات کی نسبت زیادہ ان کو گمراہ پیدا کیا۔ جہنم بھرنے کے لئے پیدا کیا۔ تمام جہان پر اس کے گناہگار ہی پیدا کئے۔ اس پر اس نے ان کو گمراہ کرنا کار خیر سمجھا۔ غرض ان کی گمراہی سے گناہ میں ترقی روا رکھی۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

یعنے اگر ہم چاہتے تو ہر ایک نفس کو اس کی ہدایت پہونچا دیتے مگر میری طرف سے ایک بات حق ٹھہر چکی ہے کہ میں سب جن اور آدمیوں سے جہنم کو بھر دونگا۔ سجدہ آیت ۱۳۔ ۱۱ اس پر اللہ تعالیٰ نے ناحق ابلیس سے بگاڑ کر کے یہ کہہ کر شرط باندھ لی۔ اِنَّ عِبَادِی لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ۔ یعنے جو میرے بندے ہیں تجھ کو ان پر کوئی زور نہیں مگر جو تیری راہ پر چلا خراب لوگوں میں۔ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ یعنے اور دوزخ وعدہ ہے ان سب کا۔ حجر ۳ رکوع۔ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بندوں کو دیکھتا ہے۔ تو خود فرماتا ہے وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَا کَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ یعنے اور سچ کر دکھایا ابلیس نے اُن پر گمان اپنا۔ پھر اُس کی راہ پر چلے مگر مومنین کا ایک فریق اور نہ تھا اُن پر اُن کے مقابل ابلیس کا بس۔ سبا ۲ رکوع

شاید آپ اوپر کے مقامات کو دیکھ کر ابلیس کے گمان کی تلاش کرنی چاہیں۔ ہم اسے بھی آپ کی نازک عقل وفکر کے لئے نقل کر دیتے ہیں۔ وہ گمان یہ تھا۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ

یعنے بولا اے رب جیسا تو نے مجھ کو گمراہ کیا میں ان سب کو زمین کو بہار دکھاؤنگا اور انہیں راہ سے کھو دونگا۔ حجر ۳ رکوع۔ ابلیس کے اس دعوے کو مسترد اللہ نے فرمایا تھا۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ۔ پر قیامت کے روز اللہ جب بندوں کا شمار کرتا ہے تو بے ساختہ ابلیس کی صداقت کا اعلان فرماتا ہے۔ اور اپنی شکست کا اقرار کر لیتا ہے۔ حضرت کیا کفارہ کی پاک تعلیم سے اسی اللہ کا عدل وانصاف تباہ ہوتا ہے؟ اگر یہ تو ہمارے مخاطب نے پہلے اسے عدل وانصاف والا خدا تو ثابت کر لیا ہوتا۔

غرض ہم نے اپنے مخاطب کا ایک مسلمہ طریق نجات بیان کیا۔ آپ اس طریق نجات کو نظر انداز کر گئے تھے۔ یہ وہ طریق نجات ہے کہ جس کے موافق کوئی بندہ گناہ کر کے خدا کا کچھ نہیں بگاڑتا بلکہ گناہ کر کے اپنا مستوجب کرتا ہے۔ یہ وہ طریق نجات ہے۔ جس کے موافق گناہگار نقصان گناہ پر مجبور نہیں کیا جا سکتا یہ وہ طریق نجات ہے۔ جس کے مقابل کفارہ کی تعلیم نہایت ناقص دکھائی دیتی ہے۔ یہ وہ طریق نجات ہے جس میں خدا نہایت ساہب حوصلہ دکھایا گیا ہے۔ پر اس کی خوبی وحقانیت دوسرا معاملہ ہے جسے ہم ناظرین پر چھوڑ جاتے ہیں۔ وہ خود ہی اس کی حقانیت کا فیصلہ فرمائیں۔ (باقی دارد)

وفات حسرت آیات

مسٹر آنرک تارا چند بی۔ اے

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
ز جام دہر مے کل من علیہا فان۔

مرحوم بزرگ پادری تارا چند صاحب دہلوی سینیر مشنری ایس۔ پی۔ جی مشن اجمیر کے منجھلے صاحبزادے اور آگرہ یونیورسٹی کے گریجوئٹ تھے۔ آپ نے اپنے مہلک مرض کا بڑی دلیری واستقلال سے قریبا چار سال تک مقابلہ کیا۔ مگر آخرکار مرض نے کام تمام کی اور آپ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ اور اپنے خداوند کی گود میں جا سوئے۔

مرحوم نے زمانہ ترقی مرض میں جب تک کہ ہوش و حواس بجا رہے۔ مسیح خداوند کو اپنا منجی ماننے کا صدق دل سے بارہا اقرار کیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مجھ کو موت کا کچھ بھی خوف نہیں ہے اور میں اس کے واسطے ہر طرح سے تیار ہوں۔ آپ اپنے انتقال فرمانے سے ایک ماہ پیشتر تک سید قنبر علی صاحب دہلوی مرحوم کی سوانحعمری رقم فرمانے میں مصروف تھے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ کی ناگہانی موت نے اس کام کو ادھورا ہی چھوڑا۔ آپ نے بزرگ والد کے سوانح ایک کتاب The Story of a Delhi Convert



کی صورت میں پچھلے سال شائع کئے گئے تھے۔ جو بہت مقبول ہوئے ہیں۔ خدا نے آپ کو بہت سی خوبیاں نصیب کی ہوئی تھیں آپ کی عمر قریباً ۳۳ سال کی تھی۔ اور اس جوانی و حالت تجرد میں جیسی مسیحیانہ زندگی آپ نے بسر کی وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ خدا وند سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے بزرگ والد صاحب بھائیوں بہنوں اور جملہ عزیزوں کو صبر عطا فرمائے۔ اور یہ طاقت بخشے کہ وہ اس صدمہ جانکاہ کو استقلال سے برداشت کریں

راقم

ٹی۔ ریل۔ اجمیر

ریویو

بابو گنگا پرشاد صاحب ایم اے۔ ایم آر۔ اے ایس کی کتاب سرچشمہ مذہب کے چند حصّوں پر ریویو

گذشتہ سے پیوستہ

اس موقعہ پر ہم یہ کہے بغیر چپ نہیں رہ سکتے کہ بابو صاحب نے تو ایمانداری کا اس جگہ خون کر دیا۔ اب ہم منتر جہ ذیل نقل کرتے ہیں۔ ہندی مترجم پنڈت ادھیائے ۳۱ یجر وید منتر ۵ "پرمیشر ہی سے سب ہمنت روپ جگت اتپن ہوتا ہے وہ اس جگت سے پرتھک اس میں بیاپت بھی ہوا۔ اس کے دوشروں سے لپت نہ ہو کے اس سب کا ادھشٹا ہے۔ اس پرکاش سانتی کر جگت کی رچنا کہہ کے بشیش کر بھوم آدی رچنا کو کرم سے کہتے ہیں یجر وید منتر ۹ جس سب کو گرہن کرنے یوگ پوج نئے پرمیشر نے سب جگتوں کے بہت کے لی رچی آدی ہو گئے یوگ پدارتھوں اور گرام کے تنھاں پشو بنائے ہیں۔ ان کی سب لوگ اپاسنا کریں یجر وید منتر ۹ وروان منشوں کو چاہئے کہ سرشٹ کرتا اشور کا یوگ ابھیاس آدی سے سد سروپ روپ اپکاش میں دھیان اور پوجن کیا کرے۔ مہاشے دھرمپال کا اردو ترجمہ منتر ۲ یجر وید۔ اس پرماتما سے گونا گوں مخلوقات سے بھرا ہوا برہماند پیدا ہوا ہے اور وہی برہمنساں کا منتظم ہوتا ہے۔ اس سنسار کی پیدائش سے پہلے بھی وہ مکمل بالذات پرماتما موجود ہے۔ وہی بعد ازاں زمین کو پیدا کرتا ہے یجر وید منتر ۲ ایسے سب دیا یک حمد و ثنا کے لائق پرماتما سے دہی وغیرہ کھانے کے لائق اشیا پیدا ہوئیں۔ اس نے جنگل کے درندوں اور گاؤں کے گائے وغیرہ پشوؤں اپنے زبر گرم سبھاؤ دالے پیدا کیا۔ منتر ۹ یجر وید۔ اے انسانو وہ عالم با عمل لوگ جو تمام ادھ منتروں کے جانتے والے یوگی رشی لوگ جو ہر ایک سرشٹی کے شروع میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور حمد و ثنا کے لائق مکمل بالذات پرماتما کو سمادھی کے ذرایع سا کھشات کرتے ہیں۔ وہ رشی لوگ پرماتما کے بخشے ہوئے گیان کے مطابق اس کی پوجا کرتے ہیں۔

اس کو تم بھی جانو۔ بابو صاحب کے ترجمہ انگریزی میں بمقابلہ سوامی دیانند صاحب جو باتیں زائد و فرق رکھتی ہیں۔ وہ قابل غور ہیں راقم ان کو آپ کے مطالعہ کے لئے ذیل میں پیش کرتا ہے بابو صاحب کے ترجمہ انگریزی میں یہ باتیں زائد ہیں جو دیانند صاحب کے ترجمہ میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ (۱) چمکتا ہوا یا سحابی مادہ پیدا ہوا۔ (۲) اس مادہ کی نگرانی پرمیشر کرتا تھا۔ (۳) اس مادہ سے زمین اور دیگر اجرام علیحدہ کئے گئے (۴) نباتات پیدا کئے گئے۔ (۵) اجرام فلک کام میں آگئے ہیں (۶) ہوا میں اڑنے والے (۷) جو ازلی ہستی ہے بہیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا کیوں صاحب سوامی دیانند جیسے پنڈت کو جو آریہ سماج کے بانی تھے۔ یہ چمکتا ہوا یا سحابی مادہ اور دیگر باتیں منتروں کے ترجمہ میں کیوں نہ سوجھیں لیکن بابو صاحب نے ان ہی الفاظ سنسکرت میں سے یہ نئی نمائش و خواتش پیدا کر لی بھلا اس کی کیا وجہ ہے کہ بابو صاحب سنسکرت دانی میں سوامی جی سے بڑھ چڑھ کر ہیں نہیں پر ہمارے نزدیک وجہ اس کی صاف ظاہر ہے کہ بابو صاحب زبان انگریزی سے واقف ہیں۔ اور انگریزی زبان میں علم جیالوجی کی کتابوں کو پڑھ کر یہ بات سوجھی کہ ویدوں کو بھی موجودہ تحقیقات کے مطابق علم جیالوجی کے ہم پلہ بنا دیں۔ مگر چونکہ سوامی دیانند انگریزی زبان سے ناآشنا تھے۔ اس لئے ان کے دماغ میں ایسی باتوں کا خیال آنا محال تھا۔ ان میں قدرتی منشا کر موجودہ علم کی ترقی سے وہ فایدہ اُٹھا سکتے تھے۔ انہوں نے ویدوں کے ترجمہ میں کوتاہی نہیں کی۔ مگر ہمارے بابو صاحب چونکہ انگریزی زبان میں ماشاءاللہ ایم۔ اے ہیں لہذا ایران لے پر نہ وہ یہ اس سے پرانند کے مصداق بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

اب بابو صاحب فرمائیے کیا اسی برتے پر آپ نے ڈینگ مار کر کہا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ خود زر دشتی بیان پیدائش جس کا موسوی بیان ایک ادھوری نقل ہے۔ پیدائش عالم کے ویدک بیان پر مبنی ہے۔ ہم اس وقت اس بیان پر بحث کرنا نہیں چاہتے کہ موسوی بیان کہاں تک قابل وقعت ہے۔ کیونکہ یہ امر ہماری بحث سے خارج ہے۔ محض بابو صاحب کی طرح ہم بھی جملہ معترضہ کے طور پر بابو صاحب موصوف کی توجہ نورافشاں کے مضمون مجریہ ۱۸ جولائی ۱۹۱۳ء کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ جس سے بابو صاحب کو پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ دنیا کے کتنے بڑے علمدان بائبل کی پیدائش عالم کو دنیا کی دیگر مذہبی کتابوں وید اور زردشتی پیدائش عالم کے مقابلہ میں نہ صرف ترجیح دیتے بلکہ صحیح مانتے اس بیان کی عزت و وقعت کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ اب ہمارے بابو صاحب یہ بات تو ماننے کے لئے تیار نہ ہونگے۔ کہ زردشتی اور ویدک بیان پیدائش عالم بائبل کی ادھوری نقلیں ہیں لیکن کچھ عجب نہیں کہ اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے اپنے گرو سوامی دیانند کی غلط وجہ سے اوٹ لے وجہ یہ آمادہ کرے یہ کہیں کہ سوامی نے یجر وید کے منتروں کے ترجمہ میں غلطی کی ہے جس کی اصلاح اب ہم چیلوں کو سوجھ پڑی ہے۔

راقم

جے۔ ایم علام مسیح۔ اندرین پادری

ستمبر کے آخر تک ایل۔ ایم۔ ایس نے ...ہزار... سو پونڈ ... اس رقم میں سے حاصل کئے ہیں جن کی اُن کو مانگ تھی۔

مفید عام

۲/۱

ہم ذیل کا بیان کوکب ہند سے عام کی آگاہی اور فائدہ کے واسطے چھاپتے ہیں۔

ایک مدت مدید سے ہمارا پریس جہاں تک ہو سکتا ہی وہاں تک دین عیسوی اور دوسری مفید دلچسپ اور کارآمد کتابوں کو جو ادھر اُدھر سے دستیاب ہو سکتی ہیں معقول قیمت پر فروخت کرتا چلا آیا ہی۔

گذشتہ مہینوں میں اکثر خریداروں نے تین کتابوں کو خریدنا چاہا جن کو ہم مہیا نہ کر سکتے تھے۔ اکثروں نے کتابوں کے نام اور قیمت بھی غلط لکھے جن سے دونوں جانبین کو کسی قدر ناحق نقصان اور تکلیف اُٹھانا پڑی۔

مثلاً اکثروں نے مسٹر اے فاربس کی تالیف شدہ کتابوں کو جو بادشاہ جارج پنجم اور ملکہ میری سلامت کی سرگذشتیں جو زبان اُردو۔ ہندی۔ اور انگریزی میں چھپی ہیں جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں۔ اور جن کو کل ملک ہندوستان اور برما کی پراونشیل ٹکسٹ بک کمیٹی نے بڑی جانچ کر کے اپنے اپنے صوبہ کے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سے سفارش کی کہ یہ دلچسپ اور نئی کتابیں طلباء کے انعام دینے کتب خانوں میں رکھنے کے لائق ہیں۔ ملک کے فائدے کے لئے ضرور خریدی جائیں۔ ہم مسٹر فاربس سے ان نادر الوقت کتابوں کی فہرست معہ قیمت پاکے عام کے فائدہ اور آگاہی کے واسطے درج کرتے ہیں۔

۱۔ (الف) بادشاہ جارج پنجم کی سرگذشت زبان اُردو میں بڑی کتاب معہ تصویرات قیمت فی جلد سوا روپیہ (عہ) جو کالج اور ہائی اسکول کے طلباء کے انعام دینے اور کتب خانوں کے لئے منظور ہوئی ہی۔

(ب) بادشاہ جارج پنجم کی سرگذشت زبان انگریزی میں (۴ر)

(ج) بادشاہ جارج پنجم کی سرگذشت۔ زبان اُردو اور ہندی میں الگ الگ دیہاتی مدرسہ کے واسطے جُدا جُدا قیمت (۱؎)

۲۔ (الف) حضور ملکہ میری سلامت کی سرگذشت معہ تصویرات کے بڑی کتاب قیمت فی جلد سوا روپیہ (عہ) جو کالج اور ہائی اسکولوں کے انعام دینے اور کتب خانوں کے واسطے منظور ہوئی ہی۔

(ب) حضور ملکہ میری سلامت کی سرگذشت چھوٹی۔ اُردو اور ہندی میں الگ جو دیہاتی طلباء کے انعام دینے کے لئے منظور ہوئی ہیں قیمت فی جلد ڈیڑھ آنہ (۱؎)۔

۳۔ لیڈی ڈفرن صاحبہ کی سرگذشت معہ تصویرات کے بڑی کتاب جو خاص آپ کی اجازت سے تالیف کیگیی تھی اور حضور سر کلینڈ کالون صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی لفٹننٹ گورنر آف ان ڈبلو پی اور چیف کمشنر آف اودھ کو ڈیڈیکیٹ (یعنی نذر) کیگئی قیمت فی جلد سوا دو روپیہ (عگ۲) مقرر ہے۔

۴۔ شاہزادہ جارج یا پرنس آف ویلس کی سرگذشت اُردو میں قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

علاوہ ان کے پہلا آسان جغرافیہ اور ذہنی حساب کی کتاب جو پادری پی۔ ایچ بیڈلی صاحب مرحوم کے حکم کیمطابق دیہاتی مدرسوں اور اکثر ادارٹروں کے واسطے تالیف کی گئیں۔ قیمت فی جلد چار آنہ (۴ر) زبان اُردو میں الگ الگ۔

صاحب مسٹر اے فاربس مشن اسکول صدر بازار لکھنؤ یا ذیل کے پتہ سے خریدیں گے اُن کو اب سے ۱۵ دسمبر تک ذیل کا کمیشن دیا جائیگا۔

۱۔ جو صاحب اوپر کی کل کتابیں بطور نمونہ کے قبول فرمائینگے ان کو آدھی قیمت پر بھیجی جاوینگی۔

۲۔ جو صاحب کم سے کم پانچ روپیہ کی کتابیں خریدینگے۔ اُن کو ساڑھے چھ روپیہ کی کتابیں بھیجی جائیں گی۔

۳۔ جو دس روپیہ کی کتابیں خریدینگے۔ اُن کو ساڑھے بارہ کی کتابیں اور جو تیس روپیہ اُن کو چالیس روپیہ کی۔ اور جو پچاس روپیہ اُن کو ستر (۷۰) روپیہ کی بھیجی جائیں گی۔ اور ڈاک محصول خریدار کے ذمہ ہر حالت میں ہوگا۔

۴۔ جو صاحب ایک سو روپیہ کی کتابیں خریدنے کا قصد کرینگے اُن کو ڈیڑھ سو روپیہ کی کتابیں بھیجی جائیں گی اور ڈاک محصول معاف ہوگا۔

پریس نے مسٹر فاربس سے ایک خاص بندوبست کمیشن کے بارے میں کر لیا ہی تاکہ خریدار اور پریس کو کچھ بھی نقصان اور تکلیف نہ ہووے۔ اب اس موقعہ کو غنیمت جانکر طلباء کے انعام دینے اور کتب خانوں کی ضرورت کے لئے جلد فرمائشیں بھیجیں گے۔

میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ

نوٹ: جو صاحب ہمارے اس بیان کو اپنے اخبار میں کم سے کم ایک بار چھاپ دینگے۔ ہم بھی اُنکے کسی مفید بیان اپنے اخبار میں چھاپ دینگے۔

ضرورت

۲/۲

اگر کسی مڈل سکول میں ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہو تو اس پتے سے بلا سکتا ہی۔ ڈرائنگ ماسٹر پی۔ ڈی۔ جانسن کیر آف سی۔ ایس اسپینسر راجہ سرائے مراد آباد اور انگریزی کا مڈل فیل ہوں۔ اگر کہیں کسی کو ضرورت ہو تو بلا سکتا ہے تنخواہ تیس روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ اگر ڈرائنگ ماسٹر نہیں چاہئے تو مڈل تک پڑھانے کی ضرورت ہو تو بلائے مگر ڈرائنگ انٹرمیڈیٹ تک سکھا سکتا ہوں۔

المشتھر۔ ڈرائنگ ماسٹر پی۔ ڈی۔ جانسن کیر آف سی ایس اسپینسر راجہ سرائے۔ مراد آباد

ضرورت

۲/۱

ہم کو ایک سرگرم تجربہ کار مسیحی اُستانی کی ضرورت ہی جو انگریزی مڈل پاس ہو۔ اور علاوہ اس کے ٹرینڈ ہو۔ اور ہندی علم بھی پوری واقفیت رکھتی ہو۔ سائل مجھ مشتہر کے پاس درخواست کریں تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہی۔

المشتھر

مس ایل۔ بی۔ ویس صاحبہ لے پی مشن لودیانہ

حالات جاپان اُردو — ۲روپیہ
شریف بیبیاں — ۲رو۶ر
چندر لیلا ساوھنی اُردو ۲ر دو ۲ر گورکھی — ۲ر
رشیوں کا آبائی وطن — ۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی — ۲ر
تناسخ کا کھنڈن — ۲ر
سیر ہند — صر
بچوں کی پرورش — ۱ر
لیبوریٹری میتھڈ — ۱ر
وکیل کی سرگذشت رومن — ۶ر
دو سوال (ناستک تعلیم کاروار روئے فلاسفی — ۲ر
سوجیپر کاش — ۴رو۹ر مجلد ۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال با تصویر ولایتی — ۶ر
ملکہ روت کا احوال " " — ۹ر
موسیٰ کا احوال " " — ۹ر
وشنو کے دس اوتار — ۲ر
ویدک تصنیفات — ۱۰ر
اصلاح تمدن — ۵ر
اصلاح زراعت — ۱ر
صنعت و دستکاری — ۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے — ۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی — "
ویدوں کی ازلیت — ۹پائی
پرستش حیوانات — ۳پائی
نیر تھہ — ۹پائی

اہل ہنود کے تیوہار — ۹پائی
تاریخ مذہب — ۸ر
تاریخ روم — ۸ر
تاریخ مصر — ۸ر
تاریخ یونان — ۸ر
مرقع روس — ۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات — ۲ر
حیات پولوس — ۴ر
حیات داؤد — ۸ر
راہ زندگی — ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن — ۸ر
گنجینۂ اسلام رومن — ۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو — ۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو — ۳رو۹ر
دولت لازوال اُردو — ۲ر۔۵ر۔۸ر
" رومن اُردو — ۸ر
عزت بیمثال اُردو — ۲ر۔۵ر۔۸ر
" رومن اُردو — ۸ر
اصلاح اخلاق — ۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد — ۱ر
شادی کی بابت خیالات — ۱ر
سچی اور جھوٹی خیرات — ۳پائی
صفائی کی ضرورت — ۳پائی
دعوت اسلام — ۹پائی
مسیح کا نمونہ

مسیح کے خاص دوست — ۸ر
کشف الحقایق — ۸ر
بیگناہ نبی — ۳پائی
فارقلیط — ۳پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل — ۳پائی
حضرت محمد — ۳پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی — ۳پائی
اسمار الٰہی — ۳پائی
خدا کے دس حکم — ۳پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں — ۳پائی
مسیح یا محمد — ۳پائی
نماز — ۳پائی
سچا اسلام — ۳پائی
قرآن — ۳پائی
یسوع مسیح — ۳پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا — ۳پائی
سورہ فاتحہ — ۳پائی
ہمارا شافع کون ہے — ۳پائی
خدا ہمارا باپ — ۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی — ۳پائی
انصاف کا دن — ۳پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد — ۶ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ — ۲ر

پتہ۔ کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری
صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی پی +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ عـہ
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۔ ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	عشہ
پورا کالم	للعہ	عشہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	شہ	مار

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱ر۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا✝

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں✝

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط وکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم ونثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہو چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ و پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہو مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہو✝

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہو اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں✝

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں✝

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہو اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں۔ قیمت جـہ عار✝

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں سونے چکنے کاغذ پر چھپتا ہو اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہو۔ اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہو درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہو یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہو قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہو۔ باغ دل کے چاروں نمبر (سنہ ۱۹۱۲ء کے) ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہو✝

درخواستیں بنام پادری ای ۔ ایم ویری۔ ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اِس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اِس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ۰ہزار روپیہ چندہ اِس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اِس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہو۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اِس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس دراُردو وانگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری ولڈرسے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں✝

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ہر اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کرولول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت رکشا لعہ سے عـہ کرولول لعہ✝

مزید دریافت کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں✝

پادری بے۔ وی ہیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر ومینجر نور افشان کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام جانکی بردرز چھپا✝